5430 ـ اگر كوئى شخص وضوء اور تيمم كرنے سے عاجز ہو تو نماز كيسے ادا كرے ؟

سوال

ميں مسلمان ہوں اور معذور ہونے كى بنا پر وہيل چئر استعمال كرتا ہوں ميرا وضوء كے متعلق سوال ہے:
ميں ہاتھ كے ساتھ كوئى چيز پكڑ نہيں سكتا، ہر صبح ميرے پاس ايك شخص مجھے غسل وغيرہ كروانے آتا ہے، كيا باقى سارا دن بھى مجھے يہى كافى ہے ؟
ميں تيمم كرنے كى كوشش كرتا ہوں ليكن اپنے پورے چہرے پر ہاتھ نہيں پھير سكتا، اور تيمم كرنے كے ليے مٹى پر ہاتھ ركھنا بھى بہت مشكل ہے، برائے مہربانى كوئى نصيحت فرمائيں.

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

1 ـ اسلام كى آسانى اور لوگوں پر سہولت ميں يہ بات شامل ہے كہ شريعت اسلاميہ لوگوں كو ايسا عمل كرنے كا حكم نہيں ديتا جو ان كى طاقت سے باہر ہو.

اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اللہ تعالى كسى نفس كو بھى اس كى استطاعت سے زيادہ مكلف نہيں كرتا، جو نيكى كرے وہ اسى كے ليے ہے،، اور جو برائى كرے اس كا وبال بھى اسى پر ہے البقرة (286).

اللہ سبحانہ وتعالى نے مسلمانوں كے ليے وضوء فرض كيا، اور اسے ان كے ليے پسند فرمايا ہے، ليكن ان ميں ضعف ہونے كى بنا پر اللہ تعالى نے بعض افراد كو تيمم كرنے كى رخصت دى اور طہارت كے ليے پانى كے بدلے مٹى كو استعمال كرنا مشروع كيا.

اور اگر تيمم ميں بھى اس كے ليے مشقت ہو بغير تيمم اور وضوء كيے ہى نماز ادا كرنى ائز ہے، يہ بالكل اسى طرح ہے كہ اگر كسى شخص كو ستر ڈھانپنے كے ليے كپڑا نہ ملے تو وہ ننگے بدن ہى نماز ادا كر سكتا ہے.

جب غسل يا وضوء كرنے كے ليے كوئى شخص آپ كا تعاون كرے تو يہ بہتر ہے، اگر سارا دن آپ كو حدث اكبر يا اصغر نہ ہو تو يہى وضوء اور طہارت كافى ہے.

اور اگر آپ خود تیمم کریں یا پھر کوئی دوسرا آپ کو تیمم کروائے تو آپ کے لیے صرف اتنا ہی کافی ہے کہ آپ مٹی پر ہاتھ پھیریں، اور حسب استطاعت اپنے چہرے پر ہاتھ پھیر لیں.

اور مشقت اور بیماری کی بنا پر ۔ آپ کو یہ حق ہے کہ اگر آپ کے لیے دوسرے وقت میں طہارت اور وضوء کرنا میسر نہ ہو تو آپ دو نمازیں جمع کر سکتے ہیں.

اور اگر نہ تو وضوء کرنا ہی میسر ہو اور نہ ہی تیمم کرنا، اور نماز کا وقت بھی نکل رہا ہو تو آپ کے لیے نماز ادا کرنا فرض ہے، چاہے پانی اور مٹی سے طہارت کیے بغیر ہی ادا کریں.

اگر کوئی شخص طہارت کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو اس کے لیے نماز ادا کرنے کی دلیل درج ذیل ہے:

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

" انہوں نے اسماء رضی اللہ تعالی عنہا سے ایك ہار عاریتا لیا، تو وہ ہار گم گیا، چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایك شخص کو تلاش کرنے بھیجا اور اس نے تلاش تو کر لیا اور وہیں نماز کا وقت ہو گیا، اور ان کے پاس پانی نہ تھا، چنانچہ انہوں نے اس کی شکایت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی، تو اللہ سبحانہ وتعالی نے تیمم والی آیت نازل فرمادی.

تو اسید بن حضیر رضی اللہ تعالی عنہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کو کہنے لگے:

اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے، اللہ کی قسم جب بھی تمہیں کوئی ایسا معاملہ پیش آیا جسے تم ناپسند کرتی تھیں، مگر اللہ تعالی نے اس میں تیرے اور مسلمانوں کے لیے خیر اور بھلائی رکھ دی "

صحیح بخاری حدیث نمبر (329) صحیح مسلم حدیث نمبر (367) یہ الفاظ بخاری شریف کے ہیں.

اور طبرانی اور ابو عوانہ کی حدیث میں یہ صراحت ہے کہ انہوں نے بغیر وضوء ہی نماز ادا کر لی.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسید بن حضیر اور ان کے ساتھ کچھ دوسرے لوگوں کو عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا گمشدہ ہار تلاش کرنے بھیجا تو نماز کا وقت ہو گیا، اور انہوں نے بغیر وضوء ہی نماز ادا کر لی، اور جب وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آئے تو انہوں نے اس کی شکایت کی، چنانچہ اللہ تعالی نے تیمم والی آیت نازل فرما دی "

اور نفیلی نے یہ الفاظ زیادہ کیے ہیں:

" اسید بن حضیر رضی اللہ تعالی کہنے لگے: اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے، اللہ کی قسم جب بھی کوئی ایسا معاملہ پیش آیا جو آپ ناپسند کرتی تھیں، تو اللہ تعالی نے اس میں مسلمانوں اور آپ کے لیے نکلنے کی راہ بنا دی "

مسند ابو عوانۃ حدیث نمبر (873) الطبرانی حدیث نمبر (131).

اس بات کی دلیل ہے کہ پانی نہ ہونے کی صورت میں - تیمم سے قبل اکیلا پانی ہے طہارت کرنے کا ذریعہ تھی - بغیر وضوء ہی نماز ادا کرنا مباح ہے چنانچہ جب مٹی بھی نہ ملے جو کہ پانی سے کم درجہ کی ہے تو بالاولی نماز ادا کرنی جائز ہو گی.

اسی سے یہ بھی استدلال کیا جاتا ہے کہ: طہارت کے لیے کوئی چیز نہ ملنے کی صورت میں چاہے وہ موجود ہی نہ ہو، یا پھر اسے لانے کی استطاعت اور قدرت نہ ہو، یا پھر موجود تو ہو لیکن اس کے استعمال کی استطاعت اور طاقت نہ ہو ان سب صورتوں میں بغیر طہارت کیے ہی نماز ادا کرنا جائز ہے.

امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے اس حدیث پر درج ذیل باب باندھا ہے:

" باب اذا لم یجد ماء و لا ترابا "

پانی اور مٹی نہ ملنے کے متعلق باب.

ابن رشید کہتے ہیں:

گویا کہ مصنف نے تیمم کا مشروع نہ ہونے کو تیمم مشروع ہونے کے بعد مٹی نہ ملنے کی صورت پر رکھا ہے، گویا وہ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ: طہارت والی چیز - جو کہ اس وقت صرف پانی تھی - نہ ہونے کا حکم ہمارے اس حکم کی طرح ہی ہے کہ طہارت والی دونوں چیزیں مٹی اور پانی نہ ہوں تو یہی حکم ہے.

اس سے ترجمۃ الباب سے حدیث کی مناسبت ظاہر ہوتی ہے، کیونکہ حدیث میں یہی نہیں کہ ان کو مٹی بھی نہ ملی، بلکہ یہ ہے کہ انہیں پانی نہ ملا، اس میں یہ دلیل پائی جاتی ہے کہ طہارت والی دونوں اشیاء نہ ملنے کی صورت میں نماز کی ادائیگی واجب ہے.

اور وجہ دلالت یہ ہے کہ صحابہ کرام نے اسے واجب سمجھتے ہوئے نماز ادا کی، اور اگر اس وقت نماز ادا کرنا ہوتی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اس فعل پر انکار ضرور کرتے.

امام شافعی، امام احمد، اور جمہور محدثین اور امام مالك كے ا كثر اصحاب كا يہی كہنا ہے "

ديكھيں: فتح البارى (1 / 440).

ابن قيم رحمہ اللہ تعالی كہتے ہيں:

مٹی نہ ملنے كی حالت بھی اس كی عدم مشروعيت كی حالت جيسی ہی ہے، اس ميں كوئی فرق نہيں، كيونكہ صحابہ كرام نے تيمم مشروع نہ ہونے كی بنا پر بغير تيمم كيے ہی نماز ادا كی تھی، تو پھر اگر كوئی شخص تيمم كرنے كے ليے كوئی چيز نہ ملنے كی صورت ميں بغير تيمم كيے نماز ادا كر لے تو اس كا حكم بھی ان جيسا ہی ہو گا.

تيمم كی عدم مشروعيت اور تيمم كرنے كے ليے مٹی نہ ملنے ميں كيا فرق ہے، چنانچہ قياس اور سنت كا تقاضہ يہی ہے كہ: اگر كسی كو (مٹی) نہ ملے تو وہ حسب حالت نماز ادا كرے، كيونكہ اللہ تعالی كسی بھی نفس كو اس كی استطاعت اور وسعت سے زيادہ مكلف نہيں كرتا، اور وہ نماز لوٹائے گا بھی نہيں كيونكہ اس وہی كام كيا جس كا اسے حكم ديا گيا تھا.

چنانچہ اس پر نماز كا اعادہ نہيں، بالكل اس شخص كی طرح جس طرح اگر كوئی شخص قيام كرنے، اور قبلہ رخ ہونے، اور سترہ، اور قرآت كرنے سے عاجز ہو، قياس اور نص كا موجب يہی ہے "

ديكھيں: حاشيۃ ابن القيم علی تھذيب سنن ابی داود (1 / 61).

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی كہتے ہيں:

" اور اس ليے بھی كہ يہ نماز كی شرائط ميں شامل ہے، چنانچہ باقی سب شروط اور اركان كی طرح عاجز ہونے كی صورت ميں يہ بھی ساقط ہو گی، اور اس ليے بھی كہ اس نے اپنے ذمہ فرض اپنی حسب حالت ادا كيا ہے، چنانچہ اس كے ليے اعادہ كرنا لازم نہيں، جس طرح كہ ستر ڈھانپنے سے عاجز شخص اگر بے لباس نماز ادا كرے، اور استقبال قبلہ سے عاجز شخص كسی اور طرف رخ كر كے نماز ادا كر لے، اور قيام سے عاجز شخص بيٹھ كر نماز ادا كر لے "

ديكھيں: المغنی (1 / 157).

اور امام شوكانی رحمہ اللہ تعالی كہتے ہيں:

قولہ: " چنانچہ انہوں نے بغير وضوء ہی نماز ادا كر لی "

محققين كی ايك جماعت نے جن ميں مصنف بھی شامل ہيں نے پانی اور مٹی نہ ملنے كی صورت ميں نماز ادا كرنے

کے وجوب پر استدلال کیا ہے، حالانکہ حدیث میں یہ نہیں کہ انہیں مٹی نہیں ملی تھی، بلکہ حدیث میں تو یہ ہے کہ انہیں صرف پانی نہیں ملا تھا.

لیکن اس وقت پانی نہ ملنا پانی اور مٹی نہ ہونے کی طرح ہی ہے، کیونکہ اس وقت پانی کے علاوہ کوئی چیز طہارت کے لیے نہ تھی.

اس سے وجہ استدلال یہ ہے کہ: انہوں اسے واجب سمجھتے ہوئے نماز ادا کی تھی، اور اگر اس وقت نماز ادا کرنا ممنوع ہوتی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر انکار ضرور کرتے.

امام شافعی، امام احمد، اور جمہور محدثین اور امام مالك کے اکثر اصحاب کا یہی کہنا ہے "

دیکھیں: نیل الاوطار (1 / 337).

اس مسئلہ میں علماء کرام کی کلام یہی ہے، اور راجح بھی یہی ہے.

چنانچہ اگر آپ کو کوئی شخص وضوء اور تیمم نہ کروائے تو اسے عدم استطاعت میں شمار کرتے ہوئے تو آپ کا حکم بھی پانی اور مٹی نہ ملنے والے شخص جیسا ہی ہے.

واللہ اعلم .